السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کے دعا مانگنا درست ہے یا بدعت، زید کہتا ہے کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا بدعت ہے۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صاحب فہم پر مخفی نہ رہے کہ بعد نماز فرائض کے ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز و مستحب ہے اور زید مخطی ہے۔

ترجمہ) ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جو آدمی نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلا کر کہے، اے میرے اور جبریل اور میکائیل اور اسرافیل کے خدا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میری دعاء کو قبول فرما، میں بے قرار ہوں، میرے دین کو محفوظ رکھ، میں فتنوں میں بتلا ہوں، مجھے اپنے رحمت میں لے لے، میں گنہگار ہوں، میرے فقر کو دور کرے، میں مسکین ہوں تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے ہاتھوں کو خالی نہ اٹھائے''۔ ''اسود عامری کے باپ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کے ساتھ صبح کی نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو رخ ہماری طرف کیا اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی۔''

اور حافظ جلال الدین نے اپنی کتاب فضل الوعاء فی احادیث رفع الیدین فی الدعاء میں روایت کیا ہے، محمد بن یحییٰ اسلمی سے کہ رسول اللہ ﷺ نہیں اٹھاتے تھے اپنے ہاتھ کو دعا میں مگر جب کہ فارغ ہوتے نماز سے اور کہا ہے، اس حدیث کے راوی جتنے ہیں، سب ثقہ ہیں۔ عن[1] محمد بن یحییٰ الاسلمی قال رأیت عبداللہ بن زبیر ورأی رجلا رافعا یدیہ قبل ان یفرغ من صلوتہ فلما فرغ منھا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلوتہ ورجالہ ثقات[2] ۔ اور نیز ابوداؤد میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کہ جب سوال کرو، اللہ تعالیٰ سے سوال کرو بطون کف اپنے کے ساتھ، اور نہ سوال کرو اس سے ساتھ ظہور کف اپنے کے، عن مالک بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا سألتم اللہ فاسئلوہ ببطون الفکم ولا تسئلوھا بظہورھا وفی روایۃ ابن عباس قال سلوا اللہ ببطون الفکم ولا تسئلو بظہورھا فاذا فرغتم فامسحوا بھا وجھ[3] رواہ ابوداؤد۔ اور ترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب ہاتھ دعا میں اٹھاتے تو نہیں چھوڑتے تھے۔ یہاں تک کہ مسح کرتے اپنے منہ کو عن عمر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا رفع یدیہ فی الدعاء لم یحطھما حتی یمسح بھما وجھہ رواہ الترمذی اور نیز مشکوٰۃ کے صفحہ 187 میں ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب بندہ ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہے تو اللہ شرم کرتا ہے کہ اس کے ہاتھ خالی پھیر دے۔ عن سلمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان ربکم حی کریم یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیہ ان یردھما صفرا رواہ الترمذی وابوداؤد والبیھقی فی الدعوات الکبیر۔

علاوہ اس کے دعا میں ہاتھ اٹھانا شریعت میں قبلنا سے بھی ثابت ہے، چنانچہ بخاری صفحہ 475 میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب حضرت ہاجرہ کو چھوڑ چلے، پھر جب کہ ثنیہ کے پاس پہنچے تو قبلہ کی طرف منہ پھیر کر ہاتھ اٹھا کر دعا کی، امام نووی صاحب عبداللہ بن عمرو بن العاص کی حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔ ھذا[4] حدیث مشتمل علی کثیر من الفوائد ومنھا استحباب رفع الیدین فی الدعاء انتہی اور ادب المفرد کے صفحہ 89 میں ہے، عن[5] عکرمۃ عن عائشۃ انہ سمعہ منھا انھا رأت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یدعو رافعا یدیہ یقول اللھم انما انا بشر فلا تعاقبنی ایما رجل من المؤمنین اذیتہ اوشتمتہ فلا تعاقبنی فیہ۔ وعن[6] ابی ہریرۃ قال قدم الطفیل بن عمر الدوسی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان دوسا عصت وابت فادع اللہ علیہا فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم القبلۃ ورفع یدیہ فظن الناس انہ یدعو علیھم فقال اللھم اھد دوسا وائت بھم۔ پس ان احادیث سے ظاہر ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے تھے اور دعاء میں ہاتھ اٹھانا مسنون طریقہ ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ حررہ محمد عبدالغفور عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

مسئلہ:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جیسا کہ اس علاقہ کے علماء کا دستور ہے، کسی حدیث قولی یا فعلی سے ثابت ہے یا نہیں؟ اگرچہ فقہاء اس کو مستحن کہتے ہیں اور دعا میں ہاتھ اٹھانے کے متعلق بھی احادیث میں آیا ہے لیکن خصوصاً اس دعا کے متعلق بھی کوئی حدیث ہے یا نہیں۔

اس مخصوص دعا کے بارے میں بھی حدیث ہے، انس نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا، جو آدمی ہر نماز کے بعد اپنے ہاتھ پھیلا کر یہ دعا کرے، ''اے میرے اور ابراہیم واسحاق ویعقوب کے خدا، اے جبریل، میکائیل، اسرافیل کے خدا میں اپنی دعا کی قبولیت کا تجھ سے سوال کرتا ہوں، میں بے قرار ہوں، میں بتلا ہوں، میرے دین کو محفوظ رکھ، میں گنہگار ہوں، مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے، میں مسکین ہوں، میرا فقر دور کر دے، تو اللہ پر حق ہے کہ اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے، اگر اس حدیث پر یہ اعتراض کیا جائے کہ اس کی سند میں عبدالعزیز بن عبدالرحمن متکلم فیہ ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ استحباب کے ثبوت کے لیے ضعیف حدیث بھی کافی ہے چنانچہ ابن الہمام نے فتح القدیر کتاب الجنائز میں اس کی تصریح کی ہے، اسود عامری اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے صبح کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھی، آپ نے سلام پھیرا اور رخ ہماری طرف کیا، اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا مانگی تو معلوم ہوا کہ فرض نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے۔ واللہ اعلم (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] ۔ عبداللہ بن زبیر نے ایک آدمی کو دیکھا اس نے پوری نماز پڑھنے سے پہلے ہی ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا شروع کیا، آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نماز سے فارغ ہونے کے بعد ہاتھ اٹھایا کرتے تھے۔

[2] میں کہتا ہوں ک اس حدیث کو صاحب مجمع الزوائد نے بھینقل کیا ہے ۔ حیث قال عن محمد بن ابی یحییٰ قال رأیت عبداللہ بن الزبیر ورأی رجلا رافعا یدیہ ید عو قبل ان یفرغ من صلاتہفلما فرغ منہا قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لم یکن یرفع یدیہ حتی یفرغ من صلوتہ رواہ الطبرانی وترجم لہ فقال محمد بن یحییٰ الاسلمی عن عبداللہ بن الزبیر ورجالہ ثقات انتہی ۔ مجمع الزوائد قلمی جلد4 صفحہ 334 کتاب الادعیۃ باب ماجاء فی الاشارۃ فی الدعاء ورفع الیدین ۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلیتم الصبح فافرغوا الی الدعاء وباکروافی طلب الحوائج اللھم بارک لامتی فی بکورھا انتہی ۔ اس حدیث کو علی متقی نے کنزالعمال جلد1 صفحہ 175 میں صحیح مسلم، ابوداؤد، نسائی وغیرہ کے حوالہ سے ذکرکیا ہے ۔ وعن ابی بکرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال سلوااللہ ببطون اکفکم ولاتسئلوہ بظہورھا رواہ الطبرانی فی الکبیر ورجالہ رجال الصحیح غیر عمار بن خالد الواسطی وھوثقۃ مجمع الزوائد جلد4 صفحہ 334، کنزالعمال جلد1 صفحہ 175، فض الوعاء صفحہ 4 وہ وفی روایۃابن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعا عندابن ماجۃاذا دعوت اللہ فادع ببطن کفیک الخ حاصل ان حدیثوں کا یہ ہے کہ آپ نے فرمایا، صبح کی نماز کے بعدیعنی فرض نماز کے بعد دعامانگواور جب دعامانگو توہاتھ اٹھاکر دعامانگو، تیجہ یہ ہواکہ فرض نماز کے بعدہاتھ اٹھاکر دعامانگو، وہوالمدعی، واللہ اعلم ۔ ابوسعید محمد شرف الدین مصحح فتاوی ہذا۔

[3] سندہ ضعیف واخرجہ ایضا الطبرانی فی الکبیر والحاکم فی المستدرک عن ابن عباس مرفوعاکنزالعمال ۔ ابوسعید محمد شرف الدین

[4] یہ حدیث بہت سے فوائد پر مشتمل ہے اس سے دعامیں ہاتھ اٹھانے کا استحباب معلوم ہوتا ہے ۔

[5] حضرت عائشہ ؓ نے کہامیں نے آنحضرت ﷺ کوہاتھ اٹھاکر دعامانگتے دیکھا، آپ کہہ رہے تھے ، اے اللہ میں بھی ایک آدمی ہوں، اگر میں نے کسی مومن کوکوئی تکلیف دی ہو یاکوئی سخت کلامی کی ہو، تومجھے معاف کردینا ۔

[6] طفیل بن عمرودوسی رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اورکہا اے اللہ کے رسول دوس نے نافرمانی کی اوردین حق کا انکار کیا، آپ ان پر بددعاکریں تو آنحضرت ﷺ قبلہ کی طرف متوجہ ہوئے اوراپنے ہاتھ اٹھائے لوگوں نے سمجھا کہ آپ ان پر بددعا کریں گے ، آپ نے فرمایا، اے اللہ دوس کوہدایت دے اوران کومیرے پاس لا ۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01ص566

محدث فتویٰ